بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 2 دسمبر 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت سلمانؓ، حضرت صہیبؓ اور حضرت بلالؓ لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے کہ ابوسفیان آئے اس پر ان لوگوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن کی گردن کے ساتھ ابھی تک اپنا بدلہ چکتا نہیں کیا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ اہلِ قریش کے سرداروں کے بارے میں اس طرح کہہ رہے ہو۔ پھر آپؓ خود حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوبکر! تم نے شاید سلمان، صہیب اور بلال وغیرہ کو ناراض کر دیا ہے اور اگر تم نے ایسا کر دیا تو تم نے اپنے ربّ کو ناراض کر دیا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ اُن تینوں حضرات کے پاس آئے اور کہا کہ پیارے بھائیو! کیا مَیں نے آپ لوگوں کو ناراض کر دیا ہے۔ اس پر اُن لوگوں نے کہا کہ نہیں! ایسی بات نہیں۔ اس واقعے سے حضرت ابوبکرؓ کی عاجزی کا پتا چلتا ہے۔ وہ لوگ جنہیں آپؓ نے غلامی سے آزاد کرایا تھا ان کے پاس آکر ان سے معافی مانگی۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے محاسن اور خصوصی فضائل میں سے ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ سفرِ ہجرت میں آپؓ کو رفاقت کے لیے خاص کیا گیا اور مخلوق میں سے سب سے بہترین شخص کی مشکلات میں آپؓ اُن کے شریک تھے اور آپؓ مصائب کے آغاز سے ہی حضور کے خاص انیس بنائے گئے تھے تاکہ محبوبِ خدا ﷺ کے ساتھ آپ کا خاص تعلق ثابت ہو اور اس میں بھید یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ خوب معلوم تھا کہ صدیقِ اکبر صحابہ میں سے زیادہ شجاع متقی اور سب سے زیادہ آنحضرت ﷺ کے پیارے اور مردِ میدان تھے اور یہ کہ سید الکائنات ﷺ کی محبت میں فنا تھے۔

حضرت ابوبکرؓ کے اخلاقِ حسنہ کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ کیا یہ سچ نہیں کہ بڑے بڑے زبردست بادشاہ ابوبکر اور عمر بلکہ ابوہریرہ کا نام لے کر رضی اللہ عنہ کہتے رہے ہیں اور چاہتے رہے ہیں کہ کاش ان کی خدمت کا ہی ہمیں موقع ملتا۔ پھر کون ہے جو کہہ سکے کہ ابوبکر اور عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے غربت کی زندگی بسر کر کے کچھ نقصان اٹھایا۔ بے شک انہوں نے دنیاوی لحاظ سے اپنے اوپر ایک موت قبول کرلی لیکن وہ موت ان کی حیات ثابت ہوئی اور اب کوئی طاقت ان کو مار نہیں سکتی وہ قیامت تک زندہ رہیں گے۔

حضرت مصلح موعودؓ مزید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کو دیکھو آپؓ مکّے کے ایک معمولی تاجر تھے اگر رسول اللہ ﷺ مبعوث نہ ہوتے اور مکّہ کی تاریخ لکھی جاتی تو مؤرخ صرف اتنا ذکر کرتا کہ ابوبکر عرب کا ایک شریف اور دیانت دار تاجر تھا۔ مگر محمد رسول اللہ ﷺ کی کامل اتباع سے ابوبکرؓ کو وہ مقام ملا تو آج ساری دنیا ادب کے ساتھ ان کا نام لیتی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں اسلام کی خدمت اور دین کے لیے قربانیاں کرنے کی وجہ سے آج حضرت ابو بکرؓ کو جو عظمت حاصل ہے وہ کیا دنیا کے بڑے سے بڑے بادشاہوں کو بھی حاصل ہے۔ آج دنیا کے بادشاہوں میں سے کوئی ایک بھی نہیں جسے اتنی عظمت حاصل ہو جتنی حضرت ابو بکرؓ کو حاصل ہے۔۔۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کے ایک بیٹے جو دیر کے بعد اسلام میں داخل ہوئے تھے ایک دفعہ رسول کریم ﷺ کی مسجد میں بیٹھے تھے مختلف باتیں ہو رہی تھیں۔ یوں باتوں باتوں میں حضرت ابو بکرؓ سے کہنے لگے ابا جان! فلاں جنگ کے موقعے پر مَیں ایک پتھر کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ آپ میرے سامنے سے دو دفعہ گزرے مَیں اگر اس وقت چاہتا تو آپ کو مار دیتا مگر مَیں نے اس خیال سے ہاتھ نہ اٹھایا کہ آپ میرے باپ ہیں۔ ابو بکرؓ یہ سن کر بولے مَیں نے تجھے اس وقت دیکھا نہیں، اگر مَیں تجھے دیکھ لیتا تو چونکہ تُو خدا کا دشمن ہو کر میدان میں آیا تھا اس لیے مَیں ضرور تجھے مار دیتا۔

حضرت ابو بکرؓ کے اخلاقِ فاضلہ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ابو بکرؓ وہ تھا جس کی فطرت میں سعادت کا تیل اور بتّی پہلے سے موجود تھی۔ اس لیے رسول کریم ﷺ کی پاک تعلیم نے اس کو فی الفور متاثر کر کے روشن کر دیا۔ اس نے آپؐ سے کوئی بحث نہیں کی کوئی نشان اور معجزہ نہیں مانگا۔ معاً سن کر اتنا ہی پوچھا کہ کیا آپ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جب رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہاں! تو بول اٹھے کہ آپؐ گواہ رہیں مَیں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔ یہ تجربہ کیا گیا ہے کہ سوال کرنے والے بہت کم ہدایت پاتے ہیں ہاں حسنِ ظن اور صبر سے کام لینے والے ہدایت سے پورے طور پر حصّہ لیتے ہیں۔ اس کا نمونہ ابو بکرؓ اور ابو جہل دونوں میں موجود ہے۔ ابو بکرؓ نے جھگڑا نہ کیا اور نشان نہ مانگے مگر اس کو وہ دیا گیا جو نشان مانگنے والوں کو نہ ملا۔ اس نے نشان پر نشان دیکھے اور خود ایک عظیم الشان نشان بنا۔ ابو جہل نے حجت کی اور مخالفت اور جہالت سے باز نہ آیا اس نے نشان پر نشان دیکھے مگر دیکھ نہ سکا آخر خود دوسروں کے لیے نشان ہو کر مخالفت میں ہی ہلاک ہوا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ بخدا! اللہ تعالیٰ نے شیخین یعنی ابو بکر اور عمر اور تیسرے جو ذوالنورین ہیں ہر ایک کو اسلام کے دروازے اور خیر الانام محمد رسول اللہ ﷺ کی فوج کے ہر اول دستے بنایا ہے۔ چنانچہ جو شخص ان کی عظمت سے انکار کرتا ہے اور ان کی قطعی دلیل کو حقیر جانتا ہے اور ان کے ساتھ ادب سے پیش نہیں آتا بلکہ ان کی تذلیل کرتا اور انہیں برا بھلا کہنے کے درپے رہتا ہے اور زبان درازی کرتا ہے مجھے اس کے بدانجام اور سلبِ ایمان کا ڈر ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ ابو بکر صدیق اور عمر فاروق دونوں اکابر صحابہ میں سے تھے ان دونوں نے ادائیگی حقوق میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ انہوں نے تقویٰ کو اپنا راہ اور عدل کو اپنا مقصود بنالیا۔ ان دونوں کے صدق و خلوص کی کیا بلند شان ہے دونوں ایسے مبارک مدفن میں دفن ہوئے کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو بصد رشک وہاں دفن ہونے کی تمنا کرتے۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَن يَّهْدِهِ اللهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلاَ هَادِىَ لَهُ ۞وَاَشْهَدُ أَنْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۞ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُه۞عِبَادَاللهِ رَحِمَكُمُ اللهُ۞اِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۞ اذْكُرُوا اللهَ يَذْكُرْ كُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللهِ اَكْبَرُ ۞